اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۱	مطابق ۲۲ اگست ۱۹۳۳ء	یوم سہ شنبہ	۲۹ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ	نمبر ۲۳

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پالم پور ۱۸ اگست کی اطلاع جو ۲۰ کو موصول ہوئی مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں :۔

سیدہ ام ناصر احمد کو بخار کی شکایت ہے۔ اور سیدہ ام طاہر احمد کی طبیعت بھی علیل رہتی ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائی جائے :۔

حضرت میرزا شریف احمد صاحب ۱۹ اگست کلکتہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کو اب خدا تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے :۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے شیخ مبارک احمد صاحب کو لدھیانہ۔ اور ملک محمد عبد اللہ صاحب۔ اور گیانی محمد دین صاحب کو سارچور بغرض تبلیغ روانہ کیا گیا :۔

۱۹-۲۰ اگست پھر موسلا دھار بارش ہوئی :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمدردی محبت عفو۔ اور پردہ پوشی کو عام کیا جائے۔

"اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جائے۔ اور یہ تب ہوتا ہے۔ کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جائے۔ اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جائے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں"

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئیگی۔ جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جس کو پوری طاقت دی گئی ہے۔ وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں۔ کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے۔ تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا۔ بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کیلئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اسکے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ تو اس طرح بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے۔ کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے پردہ پوشی کی جائے"

"خدا تعالےٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا۔ جو قیامت تک منکروں پر غالب رہیگی۔ مگر یہ دن جو ابتلاء کے دن ہیں۔ اور کمزوری کے ایام ہیں۔ ہر ایک شخص کو موقعہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا۔ دل آزاری کرنا اور سخت بانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا۔ اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے۔ جس میں امیر غریب بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ ہر قسم۔ کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں۔ اور عزت کریں۔ اور امیروں کا فرض ہے۔ کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں۔ کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ یادگیر کا سالانہ جلسہ

خدا کے فضل سے اس سال بھی جماعت احمدیہ یادگیر کو توفیق ملی۔ کہ وہ اپنا ستائیسواں سالانہ جلسہ منعقد کرے۔ چنانچہ مورخہ ۲۸ر ربیع الاول سالانہ جلسہ قرار پایا جس کے لئے قبل از وقت اشتہارات وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ اس جلسہ میں مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے ایک جامع مضمون۔ جو وفات مسیح۔ اجرائے نبوت۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل تھا۔ بیان کیا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ سامعین کی تعداد پانچسو کے قریب تھی۔ خاکسار سید حسین سکرٹری جماعت احمدیہ یادگیر

شکریہ

عزیزہ سکینۃ النساء و عزیز شیخ حبیب اللہ صاحب کلرک محمرہ کا نکاح جس کا اعلان الفضل مورخہ دس اگست میں ہوا ہے۔ مکرمی عزیز مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ عبادان کی معرفت سرانجام ہوا۔ مرزا صاحب ممدوح طرفین کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ خاکسار فقیر علی۔ احمدی۔ سٹیشن ماسٹر۔ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱- ملک برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات بہت کام کرنے والے آدمی ہیں۔ سلسلہ کی خدمت کا خاص جوش رکھتے ہیں۔ ان کا ایک لڑکا عزیز فضل الرحمن بہت عرصہ سے بیمار ہے۔ آج کل وہ علاج کے لئے مری پہاڑ پر لے گئے ہیں۔ ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ احباب ان کے بچے کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

۲- خاکسار کو قریباً ایک سال سے شدید کھانسی ہے۔ اب تین ماہ سے بخار بھی رہتا ہے۔ بہت علاج کرا چکا ہوں۔ لیکن افاقہ نہیں ہوا۔ احباب شفائے عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد نذیر خان المین آبادی۔ مقیم مراد آباد۔

۳- بھائی خادم حسین صاحب ملازم ریلوے بھٹنڈا کی اہلیہ صاحبہ سخت علیل۔ اور فیروز پور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار عبد الغنی۔ از بھٹنڈا۔

۴- بندہ کا خاندان اس وقت کئی ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ لہٰذا عاجزانہ عرض ہے۔ کہ درد دل سے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ تمام مشکلات سے نجات بخشے۔ خاکسار۔ علی محمد۔ مرالہ ضلع گجرات۔

۵- خاکسار نیز تمام بھائی اور قبلہ والد صاحب خانگی معاملات میں سخت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ ہم سب کو موجودہ مشکلات سے اللہ پاک نجات دے۔ نیز ہم سب بھائی بے روزگار ہیں۔ سب کے لئے روزگار قائم ہونے کی بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار سید رضا حسین احمدی۔ اٹاوہ (یو۔پی)

۶- عاجزہ کے شوہر بہت مقروض ہیں۔ تمام احمدی احباب سے التجا ہے۔ کہ دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنا رحم فرمائے۔ عاجزہ سیدہ امۃ الکریم۔ اہلیہ سید عبد الصمد صاحب از خوردہ۔ ضلع پوری۔

۷- میرا لڑکا انور حسن بیمار ہے۔ نیز میاں غلام محمد صاحب پسر صوفی رحمت اللہ صاحب کو پاؤں پر چوٹ لگ گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد الحق منجلپوری

۸- ترقی کاروبار اور پیشہ وکالت کی کامیابی۔ اور خدمات دینی کی توفیق کے حصول کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار احمد حسین سعید وکیل تیماپوری۔

اعلان نکاح

۱۱ر اگست ۱۹۳۳ء عزیزہ صالحہ بیگم بنت منشی محمد صدیق صاحب احمدی مرحوم مغفور ساکنہ رحمنٹ بازار میرٹھ کا نکاح بابو عبد العزیز صاحب احمدی پسر منشی عبد الغنی صاحب وانہ کے ساتھ بعوض مہر مبلغ پانچسو روپیہ مولوی عبد الواحد خاں صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شہر میرٹھ نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ یہ نکاح فریقین کے لئے موجب برکت و رحمت ہو۔ خاکسار محمد فضل الٰہی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ شہر میرٹھ۔

ولادت

۱- خدا نے مجھے لڑکا عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محمد بشیر نام تجویز فرمایا ہے احباب اس کی درازیٔ عمر کے لئے اور مجھے اس کی تعلیم و تربیت کی توفیق پانے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد شریف۔ ڈیرہ بابا نانک۔

۲- ۱۵ر اگست ۱۹۳۳ء میرے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اسے عمر دراز عطا فرما کر خادم دین بنائے۔ خاکسار احمد دین۔ زرگر۔ قادیان۔

دعائے نعم البدل

۱- برادرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز کی لڑکی صادقہ بیگم چند روز بیمار رہ کر نمونیا بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ برادر موصوف کے تین بچے اسی طرح خورد سالی میں وفات پا چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نعم البدل دے۔ خاکسار مرزا محمد حسین از راولپنڈی۔

جنازہ

۱- عاجز کی لڑکی مومنہ خاتون بے کسی کی حالت میں اپنے سسرال مقام سرگودھا وفات پا گئی ہے۔ مرحومہ نہایت نیک اور مخلص احمدی خاتون تھی۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ خاکسار سید غلام محمد ساکن رسولپور کنگ۔

۲- میاں امین خاں صاحب کی اہلیہ صاحبہ ۱۱ر اگست کو فوت ہو گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار سردار محمد۔ بنوں۔

قرض حسنہ کی ضرورت

میں ایک سو پچیس روپیہ سودی کا مقروض ہوں۔ کوئی صاحب استطاعت دوست قرض حسنہ عطا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ میں انشاء اللہ باقساط ادا کر دونگا۔ بطور تسلی ضلع کے امیر جماعت کی شخصی ضمانت بھی دیدونگا۔ خاکسار محمد صدیق۔ محلہ سونٹی۔ جلال پور جٹاں۔

احمدیہ کور ٹریننگ کلاس کے متعلق اعلان

گزشتہ سال یکم ستمبر کو قادیان میں فوجی سکھلائی کے لئے جو کلاس کھولی گئی تھی۔ اور جس میں بیرونی جماعتوں کے بہت سے نوجوانوں نے شمولیت کی تھی۔ وہ اس سال پھر یکم ستمبر سے تین ہفتہ کے لئے ۲۱ر ستمبر تک کھولی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ ۳۱ر اگست تک ان نوجوانوں کو جنہوں نے گزشتہ سال ٹریننگ حاصل کی تھی۔ نیز نئے نوجوانوں کو قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔ خاص کر جن جماعتوں کے نوجوان گزشتہ سال نہیں آسکے تھے۔ انہیں اس دفعہ ضرور بھیجا جائے۔ ٹریننگ کے لئے مقررہ وردی جو معمولی خرچ سے تیار ہو سکتی ہے۔ پیٹی۔ لاٹھی۔ اور چاقو کی ضرورت ہوگی۔ یہ چیزیں قیمتاً مہیا کر دی جائیں گی۔ رہائش اور کھانے کا انتظام گزشتہ سال کی طرح سلسلہ کی طرف سے ہوگا۔ جس کا کوئی خرچ نہ لیا جائیگا۔ بستر اپنا ساتھ لانا چاہیئے۔ غرض نوجوانوں کو ۳۱ر اگست تک قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔

خاکسار میرزا شریف احمد۔ انچارج ورزش جسمانی۔ قادیان

الفضل کا نمونہ

جن اصحاب کی خدمت میں "الفضل" بطور نمونہ حاضر ہو رہا ہے مہربانی فرما کر اس کے مفید و دلچسپ مضامین سے آگاہ ہوتے ہوئے خریداری شروع کر دیں۔ اور ہمیں بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ تا پرچہ وی۔ پی کر دیا جائے۔ بذریعہ منی آرڈر سالانہ یا ششماہی یا سہ ماہی قیمت بھیجیں۔ تو بہت فائدہ رہیگا۔ "مینیجر الفضل"

سوامی دیانند اور اُن کی تعلیم

خواجہ غلام حسنین صاحب پانی پتی کی تالیف کردہ مندرجہ بالا نام کی کتاب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی مینیجر حالی بک ڈپو پانی پت نے شائع کی ہے جس میں محققانہ رنگ میں آریہ سماج کے بانی کی زندگی کے واقعات اور ان کی تعلیمات درج کر کے ان پر نہایت مہذبانہ لیکن بہت دلچسپ تنقید کی گئی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی کی زندگی کا کوئی پہلو۔ ان کی حکمت عملیوں کا کوئی رُخ اور ان کی سرگرمیوں کا کوئی میدان ایسا نہیں چھوڑا گیا جس کی اصل حقیقت نہ ظاہر کر دی گئی ہو۔ کتاب نہایت سلیقہ اور عمدگی سے ترتیب دی گئی ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج کے متعلق شائع شدہ احمدیہ لٹریچر سے اس میں بہت کچھ مدد حاصل کی گئی ہے۔ اصل کتاب اور ضمیمہ جات کو ملا کر ... صفحہ کے قریب حجم ہے لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ اور قیمت مجلد ... اور بے جلد ... رکھی گئی ہے آریہ سماج کے متعلق دلچسپی رکھنے والے احباب پتہ ذیل سے منگا کر مطالعہ کریں۔ سکرٹری صاحب اوزنبل پبلک لائبریری۔ پانی پت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

اسلام میں عورتوں کو خلع کا حق

ریاست جاورہ کی قابل تعریف مثال اور برطانوی ہند کے مسلمانوں کی افسوسناک غفلت

اسلامی احکام سے مسلمانوں کی لاپرواہی

اسلام نے اپنے پیرؤوں کی نہ صرف دینی امور میں بلکہ دنیوی معاملات میں بھی ایسی واضح۔ اس قدر مفید۔ اور اتنی فائدہ بخش راہنمائی کی ہے۔ کہ اگر مسلمان اسے پیش نظر رکھتے۔ اور اس کے مطابق چلتے تو آج انکی وُہ حالت نہ ہوتی۔ جو ہر جگہ نظر آ رہی ہے۔ اور ان پر ذلت و ادبار۔ مصائب و مشکلات کے وُہ پہاڑ نہ ٹوٹتے جن کے نیچے وُہ دبے ہُوئے ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ اسلام ہر اس چیز کو جو انسان کی اس زندگی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور جسے دیگر مذاہب نے یا تو اپنے حلقہ میں داخل ہی نہیں کیا اور اگر کیا ہے۔ تو نہایت نامکمل۔ اور ادھورے طریق سے اسے بھی اپنے اثر کے ماتحت رکھ کر اس کے متعلق نہایت تفصیلی اور نہایت مفید احکام دیئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے اسلامی تعلیم اور احکام اسلام کو نظر انداز کر دیا۔ اور آج نہایت ہی عبرتناک مصائب میں پھنسے ہُوئے ہیں۔

عورتوں کو خلع کا حق

اسلام نے مسلمانوں کے آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنے اور خانگی معاملات کی الجھنوں اور ناگواریوں کو دُور کرنے کیلئے جو احکام رکھے ہیں۔ ان میں جہاں مردوں کو یہ اختیار دیا ہے۔ کہ میاں بیوی کے ایسے ناموافق۔ اور ناگوار حالات میں جن کی اصلاح کی باوجود انتہائی کوشش و سعی کے کوئی صورت نہ ہے۔ طلاق کے ذریعہ عورت سے علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ وہاں عورتوں کو بھی یہ حق دیا ہے۔ کہ ان میں سے بھی اگر کسی کو ایسے حالات پیش آ جائیں کہ وُہ خاوند کے ساتھ آرام و اطمینان کی زندگی بسر نہ کر سکے اور اس تعلق کو اپنے لئے گوناگوں مصائب کا موجب سمجھے۔ تو خلع کے ذریعہ علیحدگی حاصل کر لے۔

اسلام میں خُلع

اس کے متعلق اسلام میں یا نہ صرف تفصیلی احکام موجود ہیں بلکہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ سعادت مہد کی ایسی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔ کہ آپ نے ایسے حالات میں عورت کو خاوند سے علیحدگی اختیار کرنے کا حق دیا۔ اور علیحدہ کرا دیا۔ لیکن مسلمانوں پر جب ذلت و ادبار کی گھٹا چھا گئی۔ تو اس کی تاریکی میں انہوں نے جہاں اسلام کے دوسرے احکام کو پس پشت ڈال دیا۔ وہاں عورتوں کو بھی اس حق سے جو خُدا اور اس کے رسول نے انہیں دیا تھا۔ محروم کر دیا۔ اس بارے میں مردوں کو جو اختیار دیا گیا تھا۔ اس کی حدُود کو تو انہوں نے اس قدر وسیع کر لیا۔ کہ اسلام کی حدبندی کو ہی پامال کر دیا۔ اور اصلاح و درستی کے جو مواقع اسلام نے رکھے تھے۔ انہیں کلیتہً نظر انداز کر کے محض اپنی خواہشات کو اسلامی احکام کی شکل دے دی۔ لیکن عورتوں کو جو حق دیا گیا تھا اسے کلیتہً غصب کر لیا۔ تا کہ کشمکش زندگی کے ہر میدان میں شکست خوردہ ہونے کے بعد اس کمزور و بے بس مخلوق خُدا کو اپنے مظالم کا تختۂ مشق بنا کر جوانمردی کا ثبوت پیش کر سکیں۔

مسلمانانِ ہند کی ستم ظریفی

ہندوستان کے مسلمانوں نے تو یہاں تک ستم ظریفی سے کام لیا۔ کہ موجُودہ حکومت سے اپنے مفید مطلب ایسے قوانین تجویز کرا لئے۔ جو اسلامی تعلیم کے صریح خلاف ہونے کے علاوہ ان کی اہلی زندگی کو تباہ کر دینے والے ہیں۔ چنانچہ مروجہ قوانین کے رو سے جہاں مردوں کو یہ اختیار ہے۔ جب چاہیں عورت کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیں۔ اور اس حالت میں اسلام نے جو ہدایات دیں۔ اور عورت کے جو حقوق مقرر کئے ہیں۔ ان کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ وہاں عورت کو کسی صورت میں بھی مرد کے پنجۂ ستم سے رہائی حاصل کرنے کا حق نہیں۔

مفاسد کی کثرت

ظاہر ہے۔ کہ طبقۂ نسواں پر یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ اور جب ان میں سے ان کے لئے جو گوناگوں مشکلات و مصائب میں مبتلا ہوں مخلصی کا وُہ راستہ مسدُود کر دیا گیا۔ جو اسلام نے ان کیلئے رکھا تھا۔ تو ضروری تھا۔ کہ فتن اور مفاسد بڑھتے۔ اور بھیانک رُخ ایسی شکل اختیار کر لیتے جسے دیکھ کر ہر باغیرت و باحمیت انسان شرم و ندامت سے زمین پر گڑ جاتا چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ مسلمانوں میں اغوا کی جو شرمناک وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور جن کے نتیجہ میں قتل و خونریزی کے حادثات سوائے کسی شاذ و نادر صُورت کے یقینی ہوتے ہیں۔ پھر قید اور پھانسی کی سزائیں ملتی ہیں۔ ان کا موجب عام طور پر یہی ہوتا ہے۔ کہ عورتوں کو ان کی مرضی اور منشاء کے خلاف ایسے مردوں کے ساتھ وابستہ کر دیا جاتا ہے جن کے ساتھ وُہ خوش دلی سے نباہ نہیں کر سکتیں۔

عورتوں کا اسلام سے ارتداد

یہ عزت و آبرو۔ اور جان و مال کی بربادی کوئی معمولی بات نہیں لیکن اس سے بڑھ کر یہ خرابی پیدا ہو چکی ہے۔ کہ جب کوئی عورت ہر طرح کی آوارگی اختیار کر لینے کے باوجود خاوند سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صُورت نہیں دیکھتی۔ تو وُہ مرتد ہو کر آریوں یا عیسائیوں کے ہاں چلی جاتی ہے۔ ایسی صُورت میں وُہی قانون جو اس کے لئے مسلمان رہتے ہُوئے ظالم و جفاکار خاوند سے مخلصی پانے کی تمام راہیں مسدُود قرار دیتا ہے۔ اسے جھٹ اس بات کا حق دے دیتا ہے کہ وُہ اپنے خاوند سے علیحدہ ہو جائے۔ اور پھر خاوند کا اس سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔

مسلمانانِ ہند کو فکر

چونکہ اس قسم کے شرمناک واقعات کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور آریوں و مشنری عیسائیوں کی شرارتیں ان میں بہت زیادہ اضافہ کر رہی ہیں۔ اس لئے مسلمانانِ ہند ایک عرصہ سے ان کے ازالہ کے لئے فکرمند ہیں۔ اور وُہ ضروری سمجھ رہے ہیں۔ کہ مُسلمان خواتین کو خلع کے متعلق ان کا غصب شدہ حق مروجہ قوانین کی وساطت سے دے دیا جائے۔ تا کہ وُہ مسلمان کہلانے والے بدبخت جن کی نگاہ میں خدا اور رسُول کے حکم کی قدر نہیں۔ اور جو اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہُوئے ذرا نہیں شرماتے۔ وُہ حکومتِ وقت کے تسلیم کردہ قانون کی خلاف ورزی نہ کر سکیں۔ چنانچہ برطانوی ہند میں کئی بار اس کے متعلق تحریک ہُوئی۔ اور مجلس وضع آئین و قوانین میں اس قسم کا مسودہ قانون پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہنوز روزِ اول والا ہی معاملہ ہے۔

ریاست جاورہ کا قابلِ تعریف حکمران

برطانوی ہند کے مسلمانوں کی اس بارے میں کوتاہی اور سستی جہاں نہایت ہی افسوسناک ہے۔ وہاں وسط ہند کی ایک

چھوٹی سی ریاست جاورہ کے حکمران ہز ہائی نس نواب سر محمد افتخار علی خاں بہادر کے سی۔ آئی۔ ای قابل مبارکباد ہیں۔ جنہوں نے اپنی ریاست میں خلع کے اسلامی حکم کے نفاذ کا اعلان کر کے مظلوم خواتین کے لئے ان کے ظالم شوہروں سے مخلصی پانے کا راستہ کھولا ہے۔ چنانچہ انہوں نے عورتوں کی مصیبت اور جائز شکایات کو دور کرنے کے لئے یہ حکم نافذ کیا ہے۔ کہ آئندہ مظلوم اور مصیبت زدہ عورتیں بھی کئی وجوہات کی بنا پر اپنے خاوندوں سے بذریعہ عدالت علیحدگی حاصل کر سکیں گی۔

والیٔ جاورہ کا اعلان

اس اعلان میں چند ایسی وجوہات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی بنا پر عورتوں کو علیحدگی اختیار کرنے کی مستحق قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً خاوند کے مفقود الخبر ہو جانے۔ اور نان و نفقہ کی کفالت نہ کرنے کی صورت میں۔ بعض خاص قسم کے متعدی امراض میں مبتلا ہو جانے۔ بیوی سے بے اعتنائی کرنے کی حالت میں۔ طویل میعاد کے لئے قید ہو جانے۔ تشدد کرنے اور شرمناک زندگی بسر کرنے پر مجبور کرنے۔ متعدد عورتوں کی صورت میں ان میں عدل قائم نہ رکھنے کی حالت میں عورت کو حق ہوگا۔ کہ مفتی ریاست کی عدالت میں چارہ جوئی کر کے اپنی شکایات پیش کرے۔ اور مفتی کا فرض ہوگا کہ شکایات کے درست ہونے کی صورت میں اس کی علیحدگی کا حکم نافذ کرے۔ اس کا اپیل ریاست کے چیف سیکرٹری کے سامنے پیش ہوگا جس کے دو مشیر ہونگے۔ اور حسب ضرورت قانون شریعت کا ایک ماہر بھی بطور مشیر کام کرے گا +

ایک اہم مشورہ

اگرچہ یہ وجوہات نہایت اہم ہیں۔ اور ان کے پائے جانے کی صورت میں عورت کو ضرور حق ہونا چاہیئے۔ کہ وہ علیحدگی اختیار کر لے۔ لیکن ہمارے نزدیک معاملہ کو انہی تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ ان میں ایک خاص وجہ کا اضافہ ہونا یا کم از کم فیصلہ دینے والوں کے لئے اس کا پیش نظر رکھنا۔ اور اسے بھی علیحدگی کا باعث قرار دینا بہت ضروری ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ کوئی عورت اگر یہ وجہ پیش کرے۔ کہ جس مرد کو اس کا رفیق زندگی بنایا گیا ہے۔ اس کے متعلق اس کے دل میں محبت و خلوص کے وہ جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ جو ان کی زندگی کو خوشگوار بنا سکیں۔ تو اس صورت میں بھی اسے علیحدگی اختیار کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔ یہ کوئی معمولی وجہ نہیں۔ بلکہ اتنی اہم ہے کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کی بنا پر ایک خاوند بیوی کی علیحدگی کرا دی تھی۔ عورت نے مرد میں کوئی اور نقص نہ بتاتے ہوئے۔ بلکہ اس کے حسن سلوک کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا کہ میرے دل میں اس کے متعلق محبت نہیں پائی جاتی اس لئے مجھے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے علیحدہ کرا دیا تھا ÷

دلی محبت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

دراصل دل کا تعلق ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو میاں بیوی کی زندگی کو خوشگوار بنا سکتا ہے اور دل کی کشیدگی ہی ہر قسم کے لڑائی جھگڑوں۔ اور فتنہ و فساد کا موجب ہوتی ہے۔ دنیا میں اس قسم کی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ ایک مفلوک الحال۔ اور غربت زدہ میاں بیوی جن کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت و الفت جاگزیں ہوتی ہے۔ ہر قسم کی مشکلات و تکالیف نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتے۔ اور سیلاب حوادث میں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے۔ اور ایک دوسرے کے پسینے کی جگہ خون چھڑکتے ہوئے عبور کر جاتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ کہ میاں بیوی کو کسی چیز کی کمی نہیں ہوتی۔ مال و دولت بافراط ہوتی ہے۔ آرام و آرائش کے ظاہری سامان میسر ہوتے ہیں نوکر اور خدام خدمت گزاری کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگی نہایت تلخی میں گزرتی ہے۔ وہ دن رات اپنے آپ کو جہنم میں سمجھتے ہیں۔ آپس میں بات چیت کرنا تو الگ رہا۔ ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے بھی روادار نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ کیا ہوتی ہے۔ یہی کہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے متعلق خلوص۔ اور پیار محبت اور الفت نہیں ہوتی۔ اس کے فقدان نے ہر قسم کے ظاہری سامان ہوتے ہوئے ان کے لئے جہنم کا دروازہ کھول رکھا ہوتا ہے۔ وہ کئی قسم کے عیوب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر نہایت تلخ نتائج کا نشانہ بن کر یہ کہتے ہوئے دنیا سے گزر جاتے ہیں۔ کہ من نکردم شما حذر بکنید ÷

پس دلوں کا ملاپ اور دلوں کی الفت کوئی معمولی چیز نہیں۔ اور جہاں یہ مفقود ہو۔ اور اس حد تک مفقود ہو۔ کہ عورت جسے خدا تعالیٰ نے خلوص و محبت کا پتلا بنایا ہے جس کے خمیر فطرت میں وفا گوندھی گئی ہے جسے تحمل اور برداشت کا مادہ خاص طور پر ودیعت کیا گیا ہے۔ وہ اس کے متعلق زبان کھولنے پر مجبور ہو جائے۔ وہاں یقینی طور پر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ نباہ ناممکن ہے۔ اور علیحدگی ضروری ہے۔ ہم ریاست جاورہ کے بیدار مغز اور طبقۂ نسواں کے ہمدرد حکمران اور ان کے عمال کو یہ مشورہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس پہلو کو بھی پیش نظر رکھیں ÷

مسلمانانِ ہند سے

اس کے بعد ہم ہز ہائی نس نواب سر محمد افتخار علی خاں بہادر کی مثال پیش کر کے برطانوی ہند کے مسلمانوں سے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ کب تک اس بارے میں غفلت اور لاپرواہی سے کام لیتے رہیں گے۔ کس وقت وہ شرمناک واقعات انہیں ہوش میں لائیں گے۔ جو پے بہ پے رونما ہو کر مسلمانوں کی غیرت و حمیت کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں۔ اگر وہ اس قسم کے واقعات سے آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو ایک آریہ اخبار۔ پرتاپ (۱۷ اگست) کی آگے درج شدہ سطور پڑھ لیں جو اسی ریاست مذکور کے ذکر میں لکھی ہیں۔

"بہت سی مسلم عورتیں غلامی سے تنگ آ کر اسلام کو جواب دے رہی ہیں۔ وہ ایسے شوہروں سے الگ ہونا چاہتی ہیں۔ جو ان سے حیوانوں سے بھی بدتر سلوک روا رکھتے ہیں۔ لیکن موجودہ مسلم قانون انہیں علیحدہ ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے وہ اس قانون کی ایک اور دفعہ سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اس کے مطابق اگر کوئی عورت اسلام سے توبہ کر لے تو اس کا نکاح خود بخود ٹوٹ جاتا ہے۔ کسی زمانہ میں یہ قانون اسلام کے لئے تقویت کا باعث ہوگا۔ لیکن آج کل تو کمزوری کا باعث ہو رہا ہے بہت سی مسلم عورتیں جن کے پتی ان کے ساتھ وحشیانہ سلوک کرتے ہیں۔ اسلام کو خیرباد کہہ دیتی ہیں۔ کیونکہ انہیں اپنے ظالم پتیوں کے ہاتھ سے چھٹکارا پانے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی"!

مسلمان عورتوں کے مرتد ہونے کی وجہ

ان الفاظ میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ مسلمان عورتیں جو ارتداد اختیار کرتی ہیں۔ ایسی ہی ہوتی ہیں۔ جو اپنے ظالم خاوندوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اور چھٹکارا کی صورت سوائے ارتداد کے اور کوئی انہیں نظر نہیں آتی جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر ان کے لئے ظالم خاوندوں سے مخلصی پانے کی کوئی اور صورت ہو۔ تو وہ یقیناً مرتد ہو کر غیر مسلموں کے قبضہ میں نہ جائیں۔ اور نہ صرف اپنی عصمت۔ بلکہ مسلمانوں کی غیرت و حمیت ان کے حوالے نہ کر دیں۔ اب غور کرو۔ کیا وہ صورت خلع نہیں ہے۔ یقیناً خلع ہی ہے۔ جس سے اس قسم کے مفاسد کا انسداد ہو سکتا ہے ÷

حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے

اگر مسلمانوں نے اس طرف اب بھی توجہ نہ کی۔ تو پھر جو کچھ ہونے والا ہے۔ اور جس کے تصور سے ہی شرم و حیا آنکھیں بند کر رہی ہے۔ اسی آریہ اخبار کے الفاظ میں سن لیجئے۔ لکھتا ہے:-

"بہت سی ہندو دیویاں اپنے پتیوں سے تنگ ہیں۔ لیکن ایسی مسلم دیویوں کی تعداد بھی کم نہیں۔ ان کی حالت میں فرق ہے۔ تو یہ کہ جہاں مسلمان ایسی ہندو عورتوں کو اپنے آغوش میں لینے کو تیار رہتے ہیں وہاں ہندو انہیں اپنے سایہ عاطفت میں نہیں لیتے۔ لیکن یہ دیوار ٹوٹ رہی ہے۔ جوں جوں مسلم دیویوں کی آنکھیں کھلتی جاتی ہیں۔ اور انہیں معلوم ہوتا جاتا ہے کہ اپنے سوامی کے ظلم سے ان کے بچاؤ کا بھی ایک رستہ ہے۔ اور وہ رستہ بھی ایسا جو اس کے مذہب نے تجویز کر رکھا ہے۔ تو وہ اس پر گامزن ہو رہی ہیں"!

مظلوم عورتوں کی دادرسی کی فوری ضرورت

غور کرو جب غیر مسلموں کے خاوندوں کی ستائی ہوئی مسلمان عورتوں کو سایۂ عاطفت میں نہ لینے اور ایسی دیوار حائل ہونے کی صورت میں یہ حالت ہے۔ کہ ایسی عورتوں کے ارتداد کی روزانہ خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں تو جب یہ دیوار گر رہی ہے۔ یعنی ایک طرف تو ستم رسیدہ مسلمان عورتوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مرتد ہو جانے کے ان کے لئے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔ اور دوسری طرف ہندو ان کو ورغلانے اور اپنے مکر و فریب کے جال میں پھنسانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ کیسا خوفناک اور کس قدر تباہ کن نکلنے والا ہے۔ معمولی غور و فکر سے کام لینے والا انسان بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ۔۔۔ اب اس بارے میں ایک لمحہ کے لئے توقف بھی نہایت نقصان رساں ہے۔ مسلمانانِ ہند کو جلد سے جلد کوشش کرنی چاہیئے کہ خلع کا حق جو اسلام نے عورتوں کو دیا ہے۔ اسے مسلمانوں کے متعلق حکومتِ وقت کے قوانین میں داخل کرا دیا جائے ÷

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کے انذاری نشانات

ماموریں کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

انبیاء و مرسلین کی صداقت کا قرآن مجید میں ایک عظیم الشان ثبوت یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ان پر کثرت و تواتر کے ساتھ امور غیبیہ کا انکشاف کیا جاتا ہے۔ گو عام مومنین اور صلحاء و اولیاء بھی اللہ تعالےٰ کی اس نعمت سے حسب مراتب حصہ لیتے رہتے ہیں۔ مگر کثرت و قلت اور شدت و ضعف کے امتیاز نے ان دونوں میں حد فاصل قائم رکھی ہے۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک نبی اور رسول کو جس رنگ میں غیب پر اقتدار عطا کیا جاتا ہے۔ اسی رنگ میں کسی غیر نبی اور رسول کو عطا کیا گیا ہو۔ یہ امتیاز ایک ایسا واضح معیار صداقت ہے۔ جس پر پورا اترنے والے مامور کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول (پ ۲۹ ع ۱۲) یعنے خدا ہی ایک ایسی ہستی ہے۔ جو عالم الغیب ہے۔ اور اسی کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ وہ غیب پر اقتدار صرف انہی کو عطا کرتا ہے۔ جنہیں اپنی رسالت کے لئے مخصوص کر لیتا ہے۔ گویا ایسا غیب جس کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہو۔ یا بالفاظ دیگر مصفّیٰ علم غیب اللہ تعالےٰ کے رسولوں کو ہی دیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

اس معیار کے ماتحت جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر غور کرتے ہیں۔ تو ہزارہا ایسے نشان دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے مصفّےٰ علم غیب سے اطلاع بخشی۔ اور چونکہ ان میں کثرت و شدت کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اس لئے آپ کو اظہار علی الغیب یعنے غیب پر اس رنگ کا اقتدار عطا کیا گیا۔ جو مذکورہ بالا آیت کا ماحصل ہے۔

جنگِ عظیم کے متعلق پیشگوئی

جنگِ عظیم جو جولائی ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئی۔ اور جس میں علاوہ دنیا کی دوسری قوموں کے یورپ کی قریباً تمام حکومتیں شامل تھیں۔ اور جو چار سال ۳ ۱/۲ ماہ کے بعد ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء کو ختم ہوئی وہ بذات خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ وہی نشان جس کی طرف مجملاً ۴۸ سال قبل اللہ تعالےٰ نے ان کلمات میں اشارہ فرما دیا تھا۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

"زور آور حملوں" کا اشارہ جنگ عظیم کے حملوں میں کیا گیا جبکہ دنیا میں ایک انقلاب واقع ہو گیا۔ قطعات ارض زیر و زبر ہو گئے۔ خون کی ندیاں بہ گئیں۔ اور زار روس جسے اپنی حکومت پر بے انتہا غرور تھا۔ حرف غلط کی طرح دنیا سے ناپید کر دیا گیا۔ ہاں یہی زور آور حملے تھے۔ جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان اشعار میں بھی اشارہ فرمایا۔ ؎

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انسان کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا یہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کا اشتہار

پھر آپ نے اسی جنگ عظیم کے متعلق آج سے اٹھائیس برس پیشتر ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جو دنیا کے مختلف حصوں میں پہنچایا گیا۔ اس میں آپ نے لکھا:-

"دوستو اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آ گیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہایت تنگی کے دن ہیں۔ اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے ۔ ۔ ۔ ۔ قبل اس کے کہ وہ وقت آئے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے بہتر ہے کہ دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یقیناً سمجھو۔ کہ یہ وہ دن آ رہے ہیں۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں۔ مگر دنیا نہیں سمجھتی۔ لیکن کسی دن سمجھیگی۔ دیکھو میں اس وقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں۔ اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آئیں۔ میں نے اطلاع دے دی ہے"

خدا تعالےٰ کے جنگ کرنے کا اعلان

اس کے چند روز بعد یعنی ۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو آپ نے پھر ایک اشتہار شائع کیا۔ وہ بھی پہلے اشتہار کی طرح مختلف ملکوں میں بھیجا گیا۔ اس میں آپ نے لکھا:

چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے۔ اس لئے میں ظاہر کرتا ہوں۔ اور میں قسم حضرت احدیت جلشانہ کی کھا کر لکھتا ہوں۔ کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن و طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔ اور میرے حملے ان پر وہ ہوں گے۔ جو ان کے خیال و گمان میں نہیں"

اہل دنیا کو انتباہ

اس کے بعد ۰ اپریل ۱۹۰۵ء کو آپ نے پھر ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اور اسے بھی اردو اور انگریزی میں بکثرت دنیا میں شائع کیا۔ اس میں آپ ارقام فرماتے ہیں:-

"اے عزیزو جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو۔ اور پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے۔ وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گزر گیا ہے۔ اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے۔ وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے۔ وہ پکڑا جائے گا۔ دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہو گا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ قریب ہے۔ جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں

کاش میں ان کی نظروں میں کاذب نہ ٹھہرتا۔۔۔ یا ہلاکت سے بچ جاتی۔۔۔۔۔۔۔ وہ دن آتے ہیں۔ کہ انسانوں کو دیوانہ کرے گا۔ نادان بدقسمت کہے گا۔ کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو۔ اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ"

پُرجلال قہری نشانات

پھر حقیقۃ الوحی ص۲۵۶ پر تحریر فرمایا:۔

یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلینگی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی۔ اور اکثر مقامات زیرو زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا موہنہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا۔ تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

کس قدر چونکا دینے والے الفاظ ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ کے مسیح نے غفلت شعار دنیا کو بیدار کرنا چاہا۔ مگر افسوس نیند کے ماتے غفلت کے لحافوں میں پڑے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کی تجلی نے جنگ عظیم کی آفت سامنے کھڑی کر دی اور متواتر کئی سال بے شمار نفوس لقمۂ اجل ہوتے رہے مالی نقصان جسقدر ہوا۔ اس کی حد نہیں خون کی ندیاں بہ گئیں زمین زیر و زبر ہو گئی۔ چرند و پرند اور وحوش پر ہولناک تباہی آئی دنیا کے ہر ملک اور ملک کے ہر گھر کے لوگوں پر اثر پڑا۔ اور ان اثرات نے اتنا طول اختیار کیا۔ کہ ابھی تک ساری دنیا ڈانواڈول ہو رہی ہے۔ مصائب ختم ہونے میں نہیں آتے۔ اور جب تک دنیا اپنی اصلاح نہ کرے گی۔ یہی حالت چلی جائے گی۔ ان حالات کو پیش نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبل از وقت بیان فرمودہ واقعات کو دیکھا جائے۔ تو آپ کی صداقت میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا ؎

بلائے طاعون

پھر جب ہندوستان میں طاعون کا نام و نشان نہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کے پھیلنے کی اطلاع دی۔ اور آپ نے اہل وطن کو اشتہارات کے ذریعہ اس کے خطرہ سے آگاہ کیا۔ اور فرمایا۔ خدا کے حضور گریہ وزاری سے کام لو۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے اور یہ بلائے عظیم تمہارے سروں سے ٹل جائے۔ چنانچہ حضور نے ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں لکھا "یاد رکھو۔ کہ سخت خطرہ کے دن ہیں۔ اور بلا دروازے پر ہے۔ نیکی اختیار کرو۔ اور نیک کام بجا لاؤ۔ خدا تعالےٰ بہت حلیم ہے۔ مگر اس کا غضب بھی کھا جانے والی آگ ہے اور نیک کو خدا تعالےٰ ضائع نہیں کرتا۔ ما یفعل اللّٰہ بعذابکم

ان شکرتم و اٰمنتم
بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسے نکوکارے
گراں چیزے کہ بے بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے
خور تاباں سیہ گشت است از بدکاری مردم
زمیں طاعوں ہمی آرد پئے تخویف و انذارے"

طاعون کا المناک نتیجہ

اس کے ساتھ ہی حضور نے اپنے بعض رویا و کشوف شائع فرمائے۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ عنقریب ملک میں طاعون پھیلنے والا ہے۔ مگر افسوس لوگ بیدار نہ ہوئے انہوں نے ہنسی مذاق استہزا اور ستانا بدستور جاری رکھا۔ اس کا جو نتیجہ رونما ہوا۔ وہ دنیا پر ظاہر ہے۔ اعداد و شمار بتلاتے ہیں۔ کہ جنگ عظیم میں اتنی ہلاکت واقع نہیں ہوئی۔ جتنی طاعون سے ہوئی لاکھوں بچے یتیم ہو گئے۔ ہزاروں عورتیں بیوہ ہو گئیں اور سینکڑوں گاؤں ویران ہو گئے۔ یہ وہ دوسرا ہیبتناک نشان ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں ظاہر ہوا ؎

الدار کی حفاظت کا وعدہ

اس کی اہمیت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ساری دنیا کے مقابلہ میں یہ امتیاز بخشا۔ کہ آپ کے خاندان اور آپ کے دار کو اس آفت سے محفوظ رکھا جائے گا اور یہ نشان بھی نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہوا۔ حفاظت کے متعلق اس الہام یعنے انی احافظ کل من فی الدار سے پہلے قادیان میں طاعون نہ آئی تھی اور اگر اسی طرح طاعون کا زمانہ گزر جاتا۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ شائد اس علاقہ کی کوئی خصوصیت ہوگی کہ وہاں طاعون کے جرم نشوونما نہ پاتے ہوں۔ اور اس امر کو دیکھ کر آپ نے دعوےٰ کر دیا ہو۔ مگر ادھر اس الہام کی اشاعت ہوئی ادھر خدا تعالےٰ نے طاعون کو قادیان میں بھیج دیا۔ اور ایک سال نہیں۔ دو سال نہیں۔ متواتر چار پانچ سال قادیان پر طاعون کا حملہ ہوتا رہا۔ طاعون کے حملہ کی صورت میں بھی اگر طاعون دوسرے علاقہ میں رہتی۔ اور آپ کے محلہ میں نہ آتی۔ تو امر مشتبہ رہتا کیونکہ پھر بھی یہ خیال ہو سکتا تھا کہ شائد صفائی کا کوئی خاص انتظام کر لیا گیا ہو۔ مگر طاعون اس محلہ میں بھی آئی۔ جس میں آپ کا مکان تھا۔ پھر اور قریب ہوئی۔ اور آپ کے مکان کے دائیں بائیں جو مکان تھے۔ ان میں بھی آئی۔ پہلو بہ پہلو دیوار بدیوار طاعون نے حملہ کیا۔ دائیں کیا بائیں کیا آگے کیا پیچھے کیا مگر آپ کے گھر کے پاس نہ پھٹک سکی۔ اور آدمی تو الگ رہے کسی چوہا پر بھی اثر نہ کر سکی۔ اللہ تعالےٰ کے یہ نشانات جن کی تعداد ہزاروں نہیں لاکھوں سے بھی زیادہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بین ثبوت ہیں ؎

ضلع حصار کے مسلمانوں کی مظلومیت کی دردناک داستان

ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی خدمت میں

ضلع حصار کے بعض سربرآوردہ مسلمانوں نے جن کے نام آخر میں درج ہیں۔ حال میں ہز ایکسی لنسی سر ہربرٹ ولیم ایمرسن کے سی۔ ایس آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ گورنر پنجاب کے حصار تشریف لے جانے پر ہز ایکسی لنسی کے پرائیویٹ سکرٹری کے ذریعہ حسب ذیل عرضداشت بھیج کر جس میں اس علاقہ کے مسلمانوں پر سالہا سال سے مظالم اور جفاکاریوں کا جو سلسلہ قابو یافتہ غیر مسلموں کی طرف سے جاری ہے۔ اسے پیش کر کے اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی ؛

عاجز باادب و آداب تمام اس عرضداشت کے ذریعہ یور ایکسی لنسی کے حضور اپنی شکایات حضور والا کے غور و خوض اور مناسب کارروائی کرنے کے لئے پیش کرنے کی اجازت کے طلبگار ہیں ؛

یور ایکسی لنسی جب بحیثیت گورنر صوبہ اول مرتبہ اس مسلم قلعہ بند شہر "حصار فیروزہ" میں تشریف لائے تھے۔ تو اس وقت ہم خیال کرتے تھے۔ کہ ہمیں یور ایکسی لنسی کو پورے صدق و خلوص سے خوش آمدید کہنے ایڈریس پیش کرنے اور بلا واسطہ آپ کے حضور میں استدعا کرنے کا فخر بخشا جائے گا۔ ہمیں اس خیال سے مسرت بے اندازہ ہو رہی تھی۔ کہ ہمیں یور ایکسی لنسی کے زمام حکومت کے سنبھالتے ہی اس قدر جلد شرف باریابی نصیب ہوگا۔ لیکن ہمیں چونکہ اس طرح مفتخر نہیں فرمایا گیا تھا۔ لہذا ہمیں سخت ناامیدی ہوئی ؛

مسلمانان ضلع حصار کی فوجی خدمات

اس ضلع کے مسلمانوں سے یور ایکسی لنسی ان کی وفاشعارانہ فوجی خدمات کے باعث خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ انہوں نے جنگ عظیم میں اپنے نوجوانوں کی اچھی خاصی تعداد فراہم کی۔ تا ایندم فوجی جوانوں کی فراہمی سے بہترین فوجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اس بابرکت حکومت پر اپنا سب کچھ نثار کرنے کو تیار ہیں۔ اگر مسلمانان علاقہ ہذا مودبانہ طریق پر کہیں۔ کہ وہ من حیث الجماعت جملہ خلاف حکومت سرگرمیوں سے مجتنب رہے۔ انہوں نے قیام امن و امان میں بڑے زور سے مدد دی۔ بے جا دباؤ کے باوجود اپنے اصول پر سختی سے کاربند رہے اور ہر جانب سے شدید مخالفت کے باوجود انتہائے وفاشعاری اختیار کئے رکھی۔ جیسا کہ رعایا سے توقع کی جا سکتی ہے۔ تو اسے بے جا فخر و مباہات نہ قرار دیا جائے ؛

مسلمانوں کی آبادی

اس ضلع میں مسلمان سوء تقدیر سے کچھ عجیب طرح سکونت پذیر ہیں۔ اس ضلع کے گرداگرد جو بظاہر سب سے زیادہ بڑا ہے۔ غیر ہمدرد اور قطعاً دشمن ہندو اور سکھ آباد ہیں ضلع کے اندر بھی مسلم آبادی بہ مقابلہ ہندوؤں اور سکھوں کے بہت بری طرح کی اقلیت میں ہے۔ ہندو اور سکھ عملاً اس ضلع کے اقتصادی و مالی شعبہ پر مسلط ہیں ؛

جب سے کانگرس کو حکومت کے ساتھ شدید مخالفت اور سوراج (جو دراصل مکمل ہندو راج ہے) کے قائم کرنے کی دلی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ اس وقت سے یہ ضلع ان کے جذبات کی ٹریننگ کے لئے مناسب اور موزون مقام خیال کیا گیا ہے۔ مسلمانوں پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ کہنا بجا ہے۔ کمزور جماعت کو مرتد کرنے کے لئے ہندوؤں نے بڑے منظم طریق سے مختلف کئی سیاسی جماعتیں قائم کی ہیں۔ جو مختلف ناموں پر کام کر رہی ہیں۔ لیکن سب کا مقصد ایک ہی ہے یعنی تمام واجب غیر واجب ذرائع سے مسلمانوں کو برباد کر دیا جائے حضور والا گورنر صاحب بہادر کے قیمتی وقت کو ضائع نہ کرتے ہوئے مختصر طور پر عرض ہے۔ کہ اس ضلع میں کانگرس آریہ سماج سیوا سمتی۔ مہابیر دل۔ قحط کو دور کرنے کی کمیٹی (جو محض ہندوؤں کے زیر اہتمام قحط زدہ علاقوں میں ان کو آپس میں یوسبط کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے) دلت ادھار ایسوسی ایشن ہریجن تحریک۔ اکالی دل۔ سنگھٹن سبھا اور دیگر بہت سی منظم جماعتیں قائم کی گئی ہیں۔ جن کا اصل مقصد ایک ہی ہے یعنی مسلمانوں کو ان کی زندگی کے تمام شعبوں میں کمزور کیا جائے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی مالی حالت کو اس قدر کمزور کر دیا جائے۔ کہ وہ ہندوؤں کے دست نگر ہو جائیں ؛

گئوکشی کے متعلق جبر

اس کے لئے گئوکشی کے مسئلہ کو اس مطلب کے لئے اٹھا دیا گیا۔ اور اس دلی منشاء میں ہندوؤں کی ہمدردی اور مالی امداد سے لوہارو کے مقام کو حملہ کے لئے پہلے منتخب کیا گیا۔ جو اس معاملہ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے۔ اور جو گزشتہ ۴۰ سال یا اس سے زائد عرصہ سے جاری ہے۔ جہاں تین سے پانچ سو مویشی ہر روز ذبح کئے جاتے ہیں۔ اور سوکھا گوشت چمڑا کھالیں۔ ہڈیاں۔ چربی اور دیگر اشیاء دور دراز ممالک میں بھیجی جاتی ہیں۔ اور صدہا مسلمان خاندانوں کی روزی مہیا [illegible] اچھی خاصی تجارت کا ذریعہ تھا۔ کیونکہ اس کام کو کرنے والے تمام مسلمانوں کے لئے تسلی بخش اور کم و بیش فائدہ مند پیشہ تھا ہر پھول جو ایک دغاباز قاتل اور مشہور ظالم تھا۔ اور جسے ہر قسم کی امداد۔ جگہ۔ مکان اور آدمی مہیا کئے گئے تھے۔ بیگناہ آدمیوں اور بچوں کے قتل کا ذمہ دار ہے۔ درحقیقت اس کے مظالم اس قدر واضح ہیں۔ کہ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ان شیطانی مظالم کے نتیجہ میں یہ تجارتی مرکز بند ہو گیا۔ اور دہشت زدہ مسلمان نہ صرف بے ساز و سامان ہو گئے۔ بلکہ حیران رہ گئے ؛

اس کے بعد بڈھلاڈا کو جو ایک دوسرا بڑا تجارتی مقام تھا۔ جہاں ہر روز تین چار سو مویشی ذبح کئے جاتے تھے۔ اور جہاں سینکڑوں مسلم خاندان آباد تھے منتخب کیا گیا۔ بڈھلاڈا جو چاروں طرف سے مذہبی جنونی سکھوں اور زہریلے بنیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اور جو ریاستوں میں ایک جزیرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس قسم کے حملے کیلئے عین موزون مقام تھا

بڈھلاڈا کا قتل عام

۱۹۳۲ء میں ہندوؤں اور سکھوں کے متعدد اجتماع ہوئے جنمیں مذبح کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ آخر کار ان لوگوں نے حملے شروع کئے۔ اور خونی طاقت کا استعمال کیا۔ پندرہ معصوم مردوں عورتوں اور بچوں کا قتل کسی گہری سازش اور منظم کارروائی کا نتیجہ تھا۔ ایسے غیر متوقع اور کھلے واقعات قتل جنکا امکان صرف ہندو علاقہ میں ہی ہو سکتا ہے۔ خاموشی سے گزر گئے۔ ملزمان بھاگ گئے۔ چندماہ تک تو ان کے خلاف تفتیش بھی نہ کی گئی۔ اور اب نو ماہ گزر جانے کے بعد بھی انکے خلاف باقاعدہ سماعت نہیں کی گئی۔ ایک ملزم سنتا سنگھ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ حکومت پٹیالہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور تا حال حکومت پٹیالہ کی طرف سے اس افواہ کی تردید نہیں کی گئی۔ سنتا سنگھ کے خلاف پہلے کئی جرائم کے سلسلے میں جو اس سے ریاست پٹیالہ میں سرزد ہوئے ریاست مذکور میں مقدمات چلائے جائینگے۔ ایک اور ملزم بلدیو سنگھ کو چند مقدمات کے سلسلے میں فیروزپور میں بھیج دیا گیا ہے۔ درخواست کنندگان عرض کرتے ہیں۔ کہ جناب حکم جاری فرمائیں۔ کہ ان ملزمان کیخلاف پہلے اس جرم کے سلسلے

میں اس ضلع میں سماعت ہوگی

ایک گہری سازش

درخواست کنندگان کو یقین واثق ہے کہ بڈھلاڈا کا قتل عام اور ملزمان کو پناہ دینا ایک گہری سازش کا نتیجہ ہیں ہمیں یہ گہرے رنج کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ ریاست پٹیالہ ریاست سے ان ملزمان کو حکومت ہند میں ایک جوڈیشل ٹریبونل کے روبرو سماعت کے لئے حوالے کرنے کو تیار نہیں ہے۔ بڈھلاڈا کے مہاجنوں کے جو اس قتل عام کی وجہ بیان کئے جاتے ہیں۔ خلاف بھی تاحال کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ حالانکہ پناہ دینے والے برطانوی ہند کے باشندے ہیں۔ لیکن ان کے خلاف تاحال کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی۔ درخواست [illegible] لیکن حضور کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں۔ کہ اس واقعہ کی باقاعدہ سماعت جاری کی جائے۔ اور اس سانحہ قتل عام کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

مسلمانوں پر مظالم

۱۹۲۲ء سے اس وقت تک پچاس مسلمان قتل کئے گئے ہیں۔ ان کے بعد ایک اور اس قسم کا حادثہ منگلی میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ فیصلہ شدہ مقدمات کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے قتل کے سلسلے میں جن ہندوؤں کے خلاف مقدمات چلائے گئے۔ ان میں صرف دو صورتوں کے سوا (ان دو مقدمات کی غیر ہندو افسران نے سماعت کی تھی) باقی تمام مقدمات میں ہندو مجسٹریٹوں اور سشن جج نے ہندو ملزمان کو یا تو رہا کر دیا یا بری کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کے دل میں جذبہ پیدا ہو گیا ہے کہ ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاتا۔ اور غیر ایماندارانہ اور غلط پروپاگنڈہ سے تحقیقات کو غلط ثابت کر دیا جاتا ہے۔ اور واقعات پر پردہ پوشی کر کے ملزمان کو بری کر دیا جاتا ہے یہ تمام کارروائی بھی ہندوؤں کی ایک منظم سازش کا نتیجہ ہی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے حکومت اگر مسلمانوں کو زندہ رکھنا چاہتی ہے۔ جس کے لئے وہ مصائب برداشت کرتے ہیں تو مسلمان چاہتے ہیں کہ ان کے مرض کا خاطر خواہ علاج تجویز کیا جائے۔ یہاں یہ بیان کر دینا بے جا نہ ہوگا کہ جہاں ہندوؤں اور سکھوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کے حقوق کو بری طرح پامال کیا جاتا ہے۔ جہاں کہیں بھی مساجد اور کنوئیں ہیں۔ وہاں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کو ان کے استعمال سے روکنے کے لئے دھمکیاں دی جاتی ہیں اور عملی کارروائی کی جاتی ہے۔ جس مسلمان نے بھی اپنے حقوق کا مطالبہ کیا اس کے خلاف فوجداری مقدمات دائر کئے گئے اس پر حملے کئے گئے۔ اور نقض امن کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ اور ان کو کامل طور پر تباہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اس وقت تک مسلمان ان تمام واقعات کو استقلال۔ ثابت قدمی اور حوصلہ سے برداشت کرتے رہے ہیں لیکن اب بالکل مایوس ہو کر وہ یہ سوچنے لگے ہیں۔ کہ آیا حکومت اس دور افتادہ ضلع کی طرف دیگر نزدیکی اور خوشحال اضلاع کی طرح جہاں لوگوں کی آواز میں طاقت ہے توجہ منعطف کرتی ہے۔

مسلمانوں کی توقعات

درخواست کنندگان کو آپ کی معاملہ فہمی اور ہمدردانہ رویہ پر کامل اعتماد ہے۔ اور وہ جناب کے پاس مناسب علاج کے لئے حاضر خدمت ہوئے ہیں۔ جس نے بھی جناب کی گذشتہ تواریخ کا مطالعہ کیا ہے اور جناب کی [illegible] کی تقریر کو پڑھا وہ یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خدائے برتر نے جن لوگوں پر آپ کو حکومت کرنے کے لئے بھیجا ہے ان کے لئے آپ کے دل میں کس قدر ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ جناب کے عہد حکومت میں مسلمان امن اور خوشحالی کی اور بہتر زندگی بسر کریں گے۔

چند تجاویز

حضور گورنر صاحب بہادر عاجز درخواست کنندگان کو معاف فرمائیں گے۔ اگر وہ ان تکالیف اور خاص کر اس ضلع کے موجودہ حالات کے متعلق کچھ تجاویز عرض کرنے کی جرأت کریں:۔

(الف) ایک خاموش آدمی قدرتی طور پر اپنی ضروریات ظاہر نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس خاموش علاقہ کے لئے علیحدہ چند نمائندوں کا تقرر ہونا چاہیئے۔ جو مسلمانوں کی صدا کو آپ تک پہنچا سکیں۔ یا ان کی تکالیف کی تشریح مجلس آئین ساز میں کریں۔ وہ حالات جن کے ساتھ ہمارا روزانہ تعلق ہے۔ ہمیں یہ کہنے کی جرأت دلاتے ہیں۔ کہ کسی حالت میں بھی مشترکہ انتخاب کسی مسلمان کو اس حالت کو اس حالت سے نکلنے کی اجازت نہیں دیگا۔ اس لئے علیحدہ انتخاب ہونا چاہیئے۔ اور نقلی مشترکہ انتخاب کو ترک کر دینا چاہیئے۔

(ب) اپنی آپ حفاظت کرنے کا طریقہ تمام دنیا کی اقوام میں ہمیشہ ایسا مناسب ہتھیار خیال کیا گیا ہے۔ جس سے کہ انسان اپنا گھر بار اور عزت بچا سکتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ایسے ضلع میں جیسا کہ ہمارا ضلع ہے۔ اور جہاں سخت مظالم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسلحہ رکھنے کی اجازت دینا نہایت ضروری ہے۔

(ج) یہ ایک پرانی ضرب المثل ہے۔ کہ رعایا میں ان لوگوں کی روح ہوتی ہے۔ جن کو خدا یا قسمت ان پر حکومت کرنے کے لئے مقرر کر دیتی ہے۔ یہ معمولی سی مثال ان مصدقہ واقعات سے ثابت ہے کہ حکومت برطانیہ خاص جگہ کے لئے خاص آدمی کا انتخاب کرنے کے لئے کچھ وقت صرف کرتی ہے۔ اس ضلع کے حالات کچھ ایسے واقع ہوئے ہیں۔ کہ بری اور بعلی رعایا سے اگر برتاؤ رکھنا ہو۔ تو غیر جانبدار اور دور اندیش افسروں کا تقرر نہایت ضروری ہے۔ حضور کے سامنے عاجز درخواست کنندگان یہ تجویز پیش کرتے ہوئے ذرا جھجکتے ہیں۔ مگر مخلصانہ طور پر انہیں یقین ہے کہ اس ضلع کی اصلاح کے لئے غیر جانبدار غیر متعصب اور مستقل مزاج افسران کا تقرر تقریباً دس سال کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ اس ضلع میں صرف انگریزی ڈپٹی کمشنر۔ سیشن جج۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ اور ایگزیکٹو انجنیر محکمہ انہار ہونے چاہئیں۔

(د) نہری آبپاشی حکومت کا دوسرا تحفہ ہے۔ بارش نہ ہونے کے سبب اور پانی یکساں طور پر نہ ملنے کی وجہ سے ایک جماعت خوشحال ہو جاتی ہے۔ اور دوسری جماعت جس کے ہاتھ سے بے رحمی کے ساتھ لقمہ چھین لیا جاتا ہے مفلس ہو جاتی ہے۔ اس ضلع میں یہ ایک بہت بری بات ہے۔ اور صدہا زمیندار خاندانوں کی تکالیف کے بارے میں جن کی آبپاشی کا سلسلہ پوشیدہ ذرائع سے منقطع کر دیا گیا ہے۔ تحقیقات کی جا سکتی ہے۔ گھگر نالہ جو سرسہ نالی کے علاقہ میں آبپاشی کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ پوشیدہ مقاصد سے جن کا معلوم کرنا مشکل امر نہیں ہے۔ بتدریج پانی کی تخفیف کے سبب ایک مستقل تکلیف بن گیا ہے۔ اس ضلع کو مستقل تباہ کن قحطوں سے بچانے کے لئے بھاکرا ڈیم پروجیکٹ ہی صرف ایک ذریعہ ہے۔ اور ہر ایک آدمی کو امید ہے۔ کہ حکومت اولین مناسب موقع پر اس کا انتظام کرے گی۔ اس لئے حضور کے عاجز درخواست کنندگان مؤدبانہ طور سے مناسب غور و خوض کے لئے جس کی انہیں امید ہے۔ یہ یادداشت پیش کرتے ہیں۔ اور آخر میں خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ حضور کو اس حکومت کے جہاز کو ساحل تک پہنچانے کے لئے صحت طاقت اور عقلمندی عطا فرمائے۔

مندرجہ بالا عرضداشت جن اصحاب کے دستخطوں کے ساتھ پیش کی گئی۔ ان میں حسب ذیل اصحاب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں

(۱) چوہدری صاحبداد خان صاحب پلیڈر سابق ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل (۲) خان عبد الغفور خان صاحب میونسپل کمشنر حصار (۳) مسٹر عزیز حسن صاحب ہمزئی پلیڈر۔ (۴) مسٹر محمد شریف صاحب پلیڈر (۵) مسٹر عزیز الدین صاحب پلیڈر (۶) مسٹر دانش مند خان صاحب پلیڈر (۷) مسٹر سردار احمد صاحب پلیڈر (۸) مولوی چراغ دین صاحب (۹) محمد اسمٰعیل صاحب وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک دی جاتی ہے۔

لنڈی کوتل

پریذیڈنٹ	جمعدار ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
جنرل سکرٹری	مولوی مسیح الدین احمد صاحب
سکرٹری مال	بابو شمس الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری عبدالحکیم صاحب
سکرٹری دعوۃ و تبلیغ	مولوی مسیح الدین احمد صاحب
سکرٹری امور عامہ	دفعدار احمد خان صاحب
سکرٹری امور خارجہ	مرزا یوسف علی صاحب
سکرٹری ضیافت	مولوی مسیح الدین احمد صاحب
سکرٹری تجارت	مرزا حبیب علی صاحب
لائبریرین	مولوی مسیح الدین احمد صاحب
امین	بابو شمس الدین صاحب

برج ورکس (مغل پورہ)

سکرٹری تبلیغ	سید عبدالرشید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	بھائی فتح الدین صاحب
سکرٹری مال	چوہدری نواب علی صاحب
سکرٹری امور عامہ	میر حمید اللہ صاحب

کھکاٹ فارم محمود آباد (سندھ)

پریذیڈنٹ	میاں عبداللہ خان صاحب
جنرل سکرٹری	ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ	چوہدری محمد اکرم خان صاحب
سکرٹری مال	چوہدری شریف احمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب

(ناظر اعلیٰ ۱۶ اگست)

تصحیح

اخبار الفضل مجریہ یکم اگست زیر عنوان تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ لنگاہ ضلع گجرات کے عہدہ داروں کی جو منظوری دی گئی ہے۔ غلط ہے یہ عہدہ دار در اصل جماعت ہسولہ ضلع جہلم کے ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ)

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے موقعہ پر بعد مشورہ نمایندگان فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ "قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مختصر نوٹوں کے ساتھ جس قدر جلد ممکن ہو۔ شائع کر دیا جائے۔ دوست اپنی اپنی جگہ کوشش کر کے دو ہزار خریدار پیشگی قیمت دینے والے مہیا کر دیں۔"

اس لئے گذارش ہے۔ کہ احباب کوشش کے ساتھ خریدار بہم پہنچائیں۔ اور پیشگی قیمت ساڑھے سات روپیہ فی نسخہ کے حساب سے دفتر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ میں پر ارسال کرا دیں۔ یہ کام نہایت توجہ اور تن دہی سے ہونا چاہیئے۔ تاکہ طباعت کا کام جلد سے جلد ہاتھ میں لیا جائے۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

سکرٹری تالیف و تصنیف کے فرائض

اپنے حلقہ میں بعض جماعتوں نے حال ہی میں سکرٹری تالیف و تصنیف مقرر کئے ہیں۔ اور ان کے فرائض نظارت ہذا سے دریافت فرما رہے ہیں۔ اس لئے احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں فرائض سکرٹری تالیف و تصنیف درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) تمام ایسی کتب۔ رسائل۔ ٹریکٹ۔ اشتہارات جو اسلام کے خلاف یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف مخالفوں کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں۔ ان کی کم از کم ایک کاپی مرکزی لائبریری قادیان میں ارسال کرنا اور اگر مقامی جماعت قیمت مہیا نہ کر سکتی ہو۔ تو ناظر تالیف و تصنیف قادیان کو اس کی قیمت سے آگاہ کرنا۔

(۲) تمام ایسی ضروری کتب جو خواہ کسی مذہب کی تائید میں لکھی گئی ہوں یا خلاف۔ خواہ قدیم ہوں یا جدید۔ خواہ کسی زبان میں ہوں۔ ہمارے نزدیک صحیح ہوں یا غلط۔ ان کو فراہم کر کے مرکزی لائبریری کے لئے ارسال کرنا۔

(۳) ان کے حلقے میں اگر کوئی ٹریکٹ یا اشتہار مخالفین کی طرف سے شائع ہو۔ تو اس کا جواب لکھنا یا لکھوانا۔

(۴) جو کتاب ٹریکٹ یا اشتہار ان کے حلقے میں کسی احمدی کی طرف سے سلسلہ کی تائید میں شائع ہو۔ اس کے ایک یا دو نسخے مرکزی لائبریری میں بھیجنا۔

(۵) ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی کی توسیع اشاعت کی کوشش کرنا اور ان کے لئے خریدار مہیا کرنا۔

(۶) عام علمی کتابوں کا مہیا کرنا جو لائبریری کے لئے مفید ہوں۔

(۷) سلسلہ کی کتب کے فروخت کے لئے احباب میں تحریک کرنا اور غیروں میں ان کی خریداری کے لئے سعی کرنا اور آرڈر بک قادیان میں بھجوانا۔ انگریزی ترجمہ قرآن کے لئے خریدار مہیا کرنا۔

(۸) نظارت تالیف و تصنیف قادیان میں اپنے کام کی ماہواری رپورٹ بھیجنا تاکہ ریکارڈ میں محفوظ رہ سکے۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

حصہ داران دارالانوار خاص توجہ فرمائیں

(۱) جن احباب کے ذمہ دارالانوار کمیٹی کا بقایا ہے۔ خواہ بقایا قسطوں کا ہی ہو۔ ان سے بصد التجا التماس ہے۔ کہ ۳۱ اگست ۱۹۳۳ء تک ادا فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں (۲) جن احباب کو اپنے منظور شدہ قطعہ کی زائد رقم ۱۰ فیصدی کے علاوہ ادا کرنی ہے۔ وہ بھی مطلع فرمائیں۔ کہ کب تک ادا کریں گے (۳) جن احباب کی طرف سے ان کے قطعہ جات کی منظوری کی اطلاع نہیں ملی۔ انہیں چاہیئے کہ ... دیں۔ پتہ تا مناسب ... کے بعد حالات آخری فیصلہ کے لئے کمیٹی میں پیش کیا جائے گا۔ جب ... باقاعدہ اگست ۱۹۳۳ء کی قسط ہر ایک حصہ دار کو بھیجا ہے۔ ۱/۲۵ کے ۱/۸/۲ روپیہ کی ارسال کرنا چاہیئے۔

خاکسار۔ برکت علی خان سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

اخبار "سیاست" کے مضامین کا جواب

اخبار سیاست میں جو "تحریک قادیان" کے متعلق سلسلہ مضامین چھپ رہا تھا۔ اس کے جواب میں ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے۔ جہاں جہاں اخبار "سیاست" پہنچتا ہو۔ وہاں کی جماعتیں یہ ٹریکٹ دفتر دعوت و تبلیغ سے مفت طلب فرما کر شائع کریں۔

نیز "سیاست" کے مضامین کا نہایت مدلل جواب باقساط الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ الفضل کے ان پرچوں کو خاص طور پر ان لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جنہوں نے سیاست کے مضامین پڑھے ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تعاونی سکیم کے متعلق اعلان

تعاونی سکیم کی ایک ایک کاپی تمام نمایندگان مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کو بھجوائی جا چکی ہے۔ براہ مہربانی نمایندگان اپنی اپنی رائے لکھ کر جلد بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

گوشوارہ کارگذاری جماعتہائے انصار اللہ

بابت ماہ جون

نام جماعت	تعداد انصار اللہ	جلسوں کی تعداد	تعداد حاضری انصار اللہ	کتنے مقامات پر تبلیغ کی گئی	تعداد مباحثات برائے تبلیغ	تعداد تبلیغی خطوط یا مضامین اخبار	تعداد جلسہ عام وغیرہ	تعداد افراد زیر تبلیغ	کتنی کتب تقسیم کی گئیں	تعداد نو مبایعین	کس قدر صورت میں امداد تبلیغی اخراجات کی گئی
دہلی	۱۴	۲	۹/۴	۲	۷	۱۲	۱	۸۱	چند ٹریکٹ	۳	×
وزیر آباد	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	۲۵	×	×	×
سیالوی شیخ ہوبہ	۱	×	×	۱	۱	۱	×	۶	×	×	×
کاٹھگڑھ	۸	۱	۲	۱	۹	۵	×	۱۳	چند کتب و اخبارات	×	۹
پنڈی بھٹیاں	۱	×	۱	×	۱۱	۱	×	۱۴۵	۴۲	×	×
پھیرو چیچی	۳۵	۲	۳۵/۳۱	۲	۱۸	۳۵	۱	×	۱۵	×	ساری جماعت
تلونڈی راہوالی	۴	×	×	×	×	۳	×	۴	۵	×	×
فیروز والہ	۴	×	×	×	۲	۳	×	×	×	×	×
مریح دگوٹرہ	۶	۲	۶	۱	۵	۶	×	۹	چند کتب	×	ساری جماعت
بھینیہ	۱۱	۳	۱۱و۱۱/۶	۴	۴	۶	×	۱۲	چند ٹریکٹ	۳	ساری جماعت
سدوکی	۴	۴	۴	متفرق	۴	۴	×	۲۸	چند ٹریکٹ	×	×
صالح نگر	۱۰	۱	۸	۴	۴	۸	۱	۲۰۰	چند ٹریکٹ	۱	۵
چک ۹۹ شمالی	۷	۱	۷	۱	×	۷	۱	۶	چند ٹریکٹ	×	×
سامانہ	۱۴	۳	۱۲	متفرق	۶	۸	×	۱۰۲	×	×	۶
ڈسکہ	۲۰	۲	۱۰	۱	۴	۶	۱	۷۴	۶	×	×
سنگرور	۱۲	۱	۴	۱	۱	۳	×	غیر معین	×	×	۵
ڈنگیو بنگال	۱۱	×	×	×	۶	۱۱	۱	۴	×	۱	۶
سنور	۱۲	۸	۹	۱	×	۹	۱	۶	چند کتب	×	۵
سٹروعہ	۲۰	۲	۱۸	۱	۲	۲۰	۱	۴۰	چند کتب	۱	×
راولپنڈی	۴۵	۱	۲۱	۳	۲	۱۶	۱	۲۹	×	×	۲۰
کانپور	۱۳	۶	۱۳	۳	۳	۱۳	۲	۳۹۰	۴۵۰	×	۳
لائل پور	۱۶	۲	۱۶/۱	۱	۶	۱۶	۱	۲۲۶	چند ٹریکٹ	×	۵
سرائے نورنگ	۸	۲	۸	۱	۱۷	۶	×	۶۹	۹	۱	۱
گنج لاہور	۱۰	۲	۱۰	۲	۳	۴	×	۱۱	چند ٹریکٹ	۱	۲
اوجہ	۹	۱	۶	۱	۳	۲	×	۱۲	×	×	×
چک ۳۵ جنوبی	۶	۳	۵	۱	۲	۵	×	۱۰	×	×	×
میزان	۲۰۹	۵۰		۳۴	۱۲۲	۲۱۶	۱۳	۹۵۱	۵۴۷	۱۱	۶۷

(نوٹ) ان جماعتوں کے علاوہ حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے فارموں پر رپورٹ نہیں ملی۔ اس لئے باقاعدہ اندراج نہیں ہو سکا ہے (۱) پوریني صوبہ بہار (۲) جگاون صوبہ بہار (۳) شاہجہان پور (۴) ڈگرانجہ (۵) چھاؤنی لاہور (۶) انبالہ (۷) تلونڈی لاماں (۸) لنگروال (۹) جہلم (۱۰) نابھہ (۱۱) گٹھالیاں (۱۲) امرتسر (۱۳) باڈہ سندھ (۱۴) پنڈی [illegible] (۱۵) [illegible] (۱۶) [illegible] (۱۷) [illegible] (۱۸) [illegible] (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

گوشوارہ آمد و خرچ

صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ جون ۱۹۳۳ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	۱۳۵۹۷-۹-۹	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۶۷۵-۱۵-۹	،،
۳	مقبرہ بہشتی	۷۶۰۲-۴-۰	،،
۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۱۶۴۸-۵-۳	،،
۵	امور عامہ	۵-۱۲-۰	،،
۶	نور ہسپتال	۲۹۵-۹-۶	،،
۷	ضیافت	۲۴-۹-۶	،،
۸	دعوت و تبلیغ	۲۵۵-۱۵-۹	،،
۹	تخفیف	۱۳۸۴-۹-۳	،،
	میزان	۲۵۴۹۰-۷-۹	،،
۱	توسیع مسجد اقصیٰ	۱۰۰۱۴-۰-۰	صیغہ جات تجارتی
۲	بک ڈپو	۷۹-۸-۰	،،
۳	بورڈران ہائی	۷۸۶-۷-۶	،،
۴	،، احمدیہ	۹۷۴-۸-۹	،،
۵	پراویڈنٹ فنڈ	۳۰۱۴-۱۴-۶	،،
۶	جائداد	۳۹۷-۷-۹	،،
	میزان	۹۰۵۲-۱۴-۶	،،
۱	قرضہ	۲۴۷۹۳-۰-۰	قرضہ
	میزان	۲۴۷۹۳-۰-۰	،،
	کل میزان	۵۹۳۳۶-۶-۳	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ	کیفیت
۱	بیت المال	۱۹۳۳۵-۷-۳	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۲۳۱۶-۱۰-۰	،،
۳	مقبرہ بہشتی	۱۸۸۵-۱۱-۶	،،
۴	تعلیم و تربیت	۹۳۶-۱۱-۳	،،
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۴۷۴۵-۶-۰	،،
۶	مدرسہ احمدیہ	۱۹۴۷-۱-۰	،،
۷	گرلز سکول	۱۱۳۶-۲-۰	،،
۸	احمدیہ ہوسٹل	۲۳۰-۰-۰	،،
۹	نور ہسپتال	۹۰۸-۴-۶	،،
۱۰	ضیافت	۲۳۴۴-۱۲-۶	،،
۱۱	دعوت و تبلیغ	۹۲۰۲-۱-۰	،،
۱۲	تعمیر	۱۰۰-۰-۰	،،
۱۳	تعمار	۱۴-۱-۳	،،
۱۴	خلافت	۲۹۵۰-۰-۰	،،
۱۵	پرائیویٹ سیکرٹری	۱۰۸۵-۸-۶	،،
۱۶	ناظر اعلیٰ	۷۷۲-۸-۶	،،
۱۷	محاسب	۱۳۸۴-۸-۰	،،
۱۸	تالیف و تصنیف	۹۶۲-۱۴-۰	،،
۱۹	جامعہ احمدیہ	۱۳۲۶-۱۱-۰	،،
۲۰	امور خارجہ	۲۹۳-۵-۶	،،
۲۱	امور عامہ	۱۰۰۷-۱۴-۰	،،
	میزان	۳۷۶۸۵-۹-۳	
۱	بورڈران ہائی	۶۱۱-۱۴-۳	صیغہ جات تجارتی
۲	ریویو انگریزی	۱۸۲-۱۵-۶	،،
۳	بورڈران احمدیہ	۵۲۴-۰-۶	،،
۴	پراویڈنٹ فنڈ	۷۳۶-۰-۰	،،
	میزان	۲۰۵۴-۱۴-۳	،،
۱	واپسی قرضہ	۱۲۸۱۳-۰-۰	،،
	میزان	۱۲۸۱۳-۰-۰	،،
	کل میزان	۵۲۵۵۳-۷-۶	

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

"زمیندار" کی غلط بیانی

زمیندار نے ۱۵ اگست کے پرچہ میں یہ کذب بیانی کی ہے۔ کہ عبد المجید ولد مولا بخش ساکن باغبانپورہ احمدیت سے تائب ہو گیا۔ اسے پڑھ کر ازحد تعجب ہوا۔ کیونکہ اس نام کا کوئی احمدی ہماری جماعت میں ہی نہیں ہے۔ (خاکسار غلام مرتضیٰ خان سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ باغبانپورہ لاہور)

وصیتیں

۴۳۸۳:۔ میں کریم بی بی زوجہ غلام محی الدین قوم بٹ عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۲۳ء ساکن راجہاں ڈاکخانہ سگنیلہ تحصیل میرپور ضلع میرپور۔ ریاست جموں و کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{۱۲}{۳۲}$ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا یکصد روپیہ مہر خاوند کے ذمہ ہے۔ میرا یکصد روپیہ کا زیور اس وقت موجود ہے۔ العبد:۔ سماۃ کریم بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ غلام محی الدین خاوند موصیہ $\frac{۱۲}{۳۲}$ ۸۔ گواہ شد:۔ ملک عزیز احمد انسپکٹر وصایا $\frac{۱۲}{۳۲}$ ۸۔ گواہ شد:۔ کاتب الحروف چراغ دین مہتمم تبلیغ سرحد حال دار دینوں۔

۴۳۷۱:۔ منکہ حکیم غلام حسن ولد حکیم نور احمد قوم منہاس راجپوت پیشہ ملازمت تاریخ بیعت اگست ۱۹۱۲ء ساکن رجوعہ ڈاکخانہ ہیلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات حال مہاجر قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج $\frac{۸}{۳۲}$ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

چونکہ میرے والدین زندہ ہیں۔ اس لئے میری جائداد موجودہ صورت میں کچھ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد موجودہ لعہ ہے۔ میں تا زیست ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد:۔ غلام حسن کارکن قادیان

گواہ شد:۔ محمد الدین مالی ملازم صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

گواہ شد:۔ علی محمد ولد میاں غلام الدین از قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی کے متعلق شملہ سے ۲۰ اگست کی سرکاری اطلاع ہے کہ انہوں نے ماہ اگست کے شروع میں قید ہونے کے بعد درخواست کی تھی۔ کہ انہیں جیل میں اچھوتوں کے متعلق کام کرنے کی اسی طرح اجازت دی جائے۔ جس طرح پہلے تھی آخر ۱۰ اگست کو انہوں نے لکھا۔ کہ اگر اس درخواست کو منظور نہ کیا گیا۔ تو وہ پانی اور نمک کے سوا ہر قسم کی خوراک لینے سے انکار کر دینگے۔ حکومت بمبئی۔ حکومت ہند اور وزیر ہند نے باہمی مشورہ کے بعد ۱۶ اگست کو انہیں چھوت چھات کے انسداد کے سلسلہ میں بعض رعایات دے دیں اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا۔ کہ پہلے وہ شاہی نظربند تھے۔ اور اب عام قیدی ہیں۔ اس لئے پہلی رعایات نہیں دی جاسکتیں۔ یہ فیصلہ پہلے تو گاندھی جی نے منظور کر لیا۔ مگر بعد ازاں اسے عجلت اور حماقت سے تعبیر کرتے ہوئے سولہ اگست سے برت شروع کر دیا۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جس قدر بجالات موجودہ معقول رعایات دی جاسکتی تھیں وہ دے دی گئی ہیں۔ لیکن اگر گاندھی جی بلا روک ٹوک ہریجن کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو حکومت انہیں رہا کرنے کے لئے تیار رہا ہے۔ بشرطیکہ وہ سول نافرمانی اور دیگر اشتعال انگیزیوں سے محترز رہنے کا اقرار کر لیں۔

چیف سکرٹری حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ گورنر با جلاس کونسل نے ای اے سی کے امتحان میں شریک ہونے والے امیدواروں کے لئے فیس داخلہ کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے۔ یہ امتحان لاہور میں ۲۷ نومبر ۱۹۳۳ء کو ہوگا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سکرٹری آف سٹیٹ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ کے ساتھ قرضہ جنگ کے مسئلہ پر ماہ اکتوبر کے آغاز میں بحث و تمحیص شروع ہوگی۔

چینی اخبارات کے بیان کے مطابق جب سے چینی ترکستان مسلمانوں کے قبضہ میں آیا ہے۔ قریباً ایک ماہ کی مدت میں ایک لاکھ سے زائد اشخاص حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔

مملکت دکن میں فضائی کلب قائم کرنے کے متعلق تجاویز پر گزشتہ چند ماہ سے فضائی بورڈ غور و خوض کرتا رہا ہے ہوائی مستقر کے لئے گولکنڈہ کی پریڈ گراؤنڈ تجویز کی گئی ہے جو مرکز میں واقع ہے اور اس کا رقبہ بھی ۱۶۰ ایکڑ سے اوپر ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ فضائی کلب کے انتظامات ماہ اکتوبر میں تکمیل پذیر ہو جائیں گے۔

ڈبلن سے ۱۶ اگست کی اطلاع ہے کہ آج کل آئرش فری سٹیٹ میں عملی طور پر مارشل لا نافذ ہے۔ مسٹر ڈی ویلرا نے ڈکٹیٹر کے مکمل اختیارات حاصل کر لئے ہیں۔ اور پولیس کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ شبہ پر گرفتاریاں کرے۔

چٹاگام کے اسلحہ خانہ پر حملہ کے سلسلہ میں جو دس ملزمین مفرور ہیں۔ ان کی گرفتاری کے لئے حکومت بنگال نے تین ہزار تین سو روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔

لنڈن میں مصدقہ طور پر بیان کیا جا رہا ہے۔ کہ موصل کے شمال میں دریائے دجلہ کے قریب عراقی افواج نے پانچ سو شامی عیسائیوں کو قتل کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ معمولی بغاوت کے بہانہ سے افواج عراق نے اس ہولناک قتل و خونریزی کا ارتکاب کیا۔ لیکن حکام عراق ان اطلاعات کی تردید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس جنگ میں عراق کی طرف سے بیس مقتول اور ۴۵ مجروح اور شام کی جانب سے ۹۵ مقتول اور بہت سے زخمی ہوئے۔

جرمنی کے جیل خانوں میں قیدیوں کو جو سینما دیکھنے اور فٹ بال کھیلنے کی اجازت تھی وہ اب منسوخ کر دی گئی ہے۔ قیدیوں کو خوراک بھی وہ ملے گی جو عام طور پر پبلک کے بیکاروں کو میسر آتی ہے۔ وزیر جیل خانہ جات نے لکھا ہے کہ جیل خانے ہوٹل نہیں رہ سکتے۔ اگر پہلی گورنمنٹ کے وقت تھے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب بھی رہیں۔

پٹیالہ سے ۱۶ اگست کی اطلاع ہے کہ رات کے ۱۰ بجے زبردست بارش کی وجہ سے پٹیالہ ندی کا بند جو شہر سے اڑھائی تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چھوٹا سا سوراخ ہو جانے کے باعث گرنا شروع ہو گیا۔ فوج اور پولیس کی لگاتار کوششوں کے باوجود وہ سوراخ بند نہ ہو سکا اور پانی قابو سے باہر ہو گیا یہاں تک کہ سات گھنٹوں میں ہی راجپورہ سے پٹیالہ کے درمیانی قطعہ یعنی دس بارہ میل تک پانی ہی پانی نظر آنے لگ گیا۔ تمام کنوئیں اور بہت سے گاؤں زیر آب ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں بوڑھے بچے لڑکے اور لڑکیاں گاؤں چھوڑ کر سڑکوں پر بھاگے پھرتے ہیں۔ مہاراجہ کے شاہی محلات اور موتی باغ بھی خطرہ کی حدود میں ہیں۔ بہت سے لوگ پٹیالہ کو بھی خالی کر رہے ہیں۔ پانی کو روکنے کے لئے چونکہ بوریوں میں ریت بھر کر بند پر ڈالی جاتی ہے۔ اس لئے شہر پٹیالہ سے تمام خالی بوریاں جائے وقوع پر پہنچا دی گئی ہیں۔

دفتر "زمیندار" لاہور کے سامنے ۱۷ اگست سے ایک شخص چوہدری محمد امین سابق کلرک دفتر "زمیندار" نے ستیہ آگرہ شروع کیا۔ تاکہ اپنی سابقہ تنخواہ وصول کر سکے۔

دریائے راوی میں سیلاب آجانے کی وجہ سے شاہدرہ کے قریب کا بند ٹوٹ گیا۔ اور پانی چاروں طرف پھیل گیا ہے۔

پونہ سے گاندھی جی کے متعلق ۱۹ اگست کی اطلاع ہے کہ اب تک ان کا وزن ۵ پونڈ کم ہو چکا ہے۔ کل اور آج متلی کی بھی شکایت ہوئی۔ شکایت معمولی تھی۔ مگر فوراً طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سکرٹری پرنسپل جگل کشور نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ متھرا کو لکھا تھا۔ کہ وہ اور ان کی بیوی ۱۸ اگست کو سول نافرمانی کرینگے۔ چنانچہ اس دن دونوں پکٹنگ کرنے کے لئے نکلے اور گرفتار کر لئے گئے۔

رائٹر کا ایک پیغام ۱۶ اگست کا مظہر ہے کہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان رشتہ تجارت کو مستحکم کرنے کے لئے ایک سکیم مرتب ہوئی ہے جس کے ماتحت ہندوستان سے روئی کی بیس ہزار گانٹھیں فوراً مانچسٹر بھیجی جائیں گی جہاں اسے کاتا جائیگا۔ اور اس سے کپڑا تیار کر کے پھر ہندوستان بھیجا جائے گا۔

اچاریہ رام دیو جی جو آریہ سماج کے مشہور لیڈر ہیں اور سول نافرمانی کی تحریک میں قید بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے گورنمنٹ اور گاندھی جی میں مصالحت کرانے کے لئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آئندہ اجلاس میں اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پیش کریں۔ کہ گورنمنٹ گاندھی جی کے مطالبات کو منظور کر کے ملک میں امن قائم کرے۔ اس ریزولیوشن پر اچاریہ جی اڑھائی ہزار آریوں کے دستخط کر رہے ہیں۔ اگر دستخط مکمل نہ ہوئے۔ تو وہ بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے۔

مسلمان عورتوں کا ارتداد اخبار پرتاپ ۱۲ اگست لکھتا ہے۔ آریہ سماج اڈگوکی میں ۱۶ اگست کو ضلع سیالکوٹ کی ایک مسلمان عورت رحمت بی بی اور اس کی دو سالہ لڑکی کو شدھ کیا گیا۔ ۱۸ اگست کو پھر ایک مسلمان عورت اللہ رکھی کو اس کے دو لڑکوں کے ہمراہ شدھ کیا گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی